اداریہ

گزشتہ سہ ماہی میں ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کو دو سانحوں سے پالا پڑا۔ پہلے مولانا محمد اسحاق بھٹی چند روزہ علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ وہ ایک راست گو اور مرنجان مرنج سکالر تھے جو اپنی شخصیت، کردار اور نگارشات کے حوالے سے علمائے سلف کی یاد دلاتے تھے۔ تین عشروں سے زیادہ عرصہ تک مولانا ادارہ سے متعلق رہے۔ ان کا بیشتر علمی و ذہنی کام اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ چالیس کے لگ بھگ تصانیف و تراجم اس روشن خیال سکالر، مؤرخ اور خاکہ نگار کی یاد دلاتے رہیں گے۔ اِن میں سے اکثر کتب ادارہ ثقافتِ اسلامیہ نے شائع کی ہیں۔ ایک شاعر نے اُن کو یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے:

وہ سیلِ نورِ علم تھا، کبھی کا جو اتر گیا
اندھیری رات رہ گئی وہ ساتھ لئے سحر گیا

المعارف کے زیرِ نظر شمارے میں مولانا محمد اسحاق بھٹی کی یاد میں حکیم راحت نسیم سوہدروی صاحب کا ایک مضمون 'اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے' شامل کیا گیا ہے۔

دوسرا سانحہ انتظار حسین صاحب کی وفات ہے۔ وہ ہمارے عہد میں اردو زبان کے ممتاز ترین ادیب تھے۔ انہوں نے افسانے، ناول اور ڈرامے لکھے اور کم و بیش زندگی بھر ادبی و ثقافتی کالم بھی اردو اور انگریزی زبانوں میں لکھتے رہے۔ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ سے بھی اُن کا